جامعہ کے لیل و نہار

جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں علماء معاونین اور کارکنان کا اہم اجلاس

جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں گاہے بگاہے علماء کرام اور کارکنوں کے لیے تربیتی پروگرامز منعقد کیے جاتے ہیں۔ جن میں علماء کرام اہم موضوعات پر اظہار خیال کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ایک اہم اجلاس 16 نومبر بروز اتوار شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں علماء کرام معاونین جامعہ کے علاوہ کارکنوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز قاری محمد عمران کی تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔ جب کہ وسیم سرور نے نعت رسول مقبول ﷺ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد پرنسپل جامعہ سلفیہ چوہدری یٰسین ظفر نے افتتاحی کلمات میں کہا کہ اس وقت پورا عالم اسلام نہایت مشکل حالات سے گزر رہا ہے۔ انہیں ایسے مسائل سے واسطہ ہے۔ جن کی وجہ سے تمام اسلامی ممالک بدامنی کا شکار ہیں۔ لیکن افسوس ان مسائل کو حل کرنے کی بجائے ان ممالک کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ جنہوں نے یہ مسائل پیدا کیے ہیں۔ اور توقع یہ رکھتے ہیں کہ وہ مدد کریں گے۔ حالانکہ یہ بات سب سمجھتے ہیں کہ امریکہ اور اس کے حواری مسلمان ممالک کے ساتھ کبھی مخلص نہیں ہو سکتے بلکہ وہ ان کے وسائل پر قبضہ کرنے کے لیے جان بوجھ کر ایسے حالات پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کی داخلی ناگفتہ بہ حالت پر افسوس کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ کبھی سرحد کا علاقہ سب سے زیادہ پر امن ہوتا تھا۔ لیکن آج سب سے زیادہ بدامنی اسی علاقے میں ہے یہ حکومت کی نااہلی اور غیر مناسب منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہ ان سب مسائل کے حل کے لیے ایمانی غیرت اور دینی حمیت کی ضرورت ہے۔ دینی مدارس کا یہی کرد ہے کہ اس سے فارغ التحصیل علماء میں یہ جذبہ موجود ہے کہ وہ امت مسلمہ کو باوقار بنائیں۔ اور اس کی

عظمت کو بحال کریں۔ اس کے بعد فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم صاحب نے ”موجودہ اخلاقی انحطاط، اقتصادی بحران اور ان کا حل“ کے موضوع پر تفصیلی خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ آج انسان اخلاق سے عاری ہو گئے ہیں۔ وہ مسلمان جو دنیا کو اخلاق کی تعلیم دینے آئے تھے۔ آج خود بھی تہی دامن ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایمان اور عقیدہ دین کی روح ہیں۔ عبادات اور اعمال اس کا ڈھانچہ ہیں۔ جبکہ اخلاق اور انسان کا رویہ اس کا پھل ہیں۔ درخت جس کا پھل نہ ہو تو وہ بے مقصد ہے۔ آپ ﷺ کے بارے میں فرمایا گیا۔ ”وانک لعلی خلق عظیم“ نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا مقصد ہی اخلاقی تعلیم دینا ہے۔ فرمایا ”انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق“ آپ نے اپنے طرز عمل سے مکارم اخلاق کو نکتہ کمال تک پہنچایا۔ اسلام نے اخلاق کی تعلیم دی ہے۔ اور چودہ صدیوں سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ ہمیں بھی اس کا حق ادا کرنا ہے۔

(1) **توحید اور عقیدہ کی اصلاح** : کیونکہ آج مسلمانوں نے خود غلط عقائد اختیار کر لیے ہیں۔ جن کی اصلاح ہر حال میں کرنی ہے۔ کیونکہ عقیدہ دین کی روح ہے۔ اور بنیاد بھی!

(2) **شرم وحیاء کا فروغ** : شیطان ہمیشہ بے شرمی اور فواحش کو فروغ دیتا ہے۔ ”**یامر بالسوء والفحشاء**“ بے حیائی ایسی بری خصلت ہے کہ اس کی وجہ سے تمام برائیاں پھیلتی ہیں۔ یورپی تہذیب میں حیاء ختم ہو چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں سر بازار جنسی ملاپ دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اسلام نے حیاء کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ ”**الحیاء شعبة من الایمان**“ حیاء انسان کا زیور ہے۔ شرم وحیاء اٹھ جائے تو انسان بے لگام ہو جاتا ہے۔ اس لیے مشہور بات ہے کہ ”**اذا لم تستحی فاصنع ما شئت**“ لہذا شرم وحیاء کو فروغ دینا ہماری ذمہ داری ہے۔

(3) **صدق اور سچائی** : آج معاشرے کی بربادی کا ایک ذریعہ جھوٹ ہے۔ اور لوگ عمداً جھوٹ بولتے ہیں۔ اسے فن اور ہنر سمجھتے ہیں۔ آج زندگی کے تمام شعبوں میں یہ بیماری سرایت کر چکی ہے۔ جبکہ اسلام نے جھوٹ کو لعنت قرار دیا ہے۔ اور جھوٹ بولنے کو حرام قرار دیا ہے۔ جو سچ بولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بے پناہ عزت سے نوازتا ہے۔ حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ کی وجہ سے بے پناہ عزت دی۔ آج ہماری ذلت ورسوائی کا سبب یہی ہے کہ حکمران جھوٹ بولتے ہیں۔ اور عوام میں بھی یہی بیماری ہے۔

(4) **امانت** : امانت دار ہونا، [illegible] دین اور اعلی صفت ہے۔ آپ ﷺ ہر خطبہ میں فرماتے ”الا لا

ایمان لمن لا امانة له' اور آج ہماری تباہی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ امانت ختم ہوگئی۔ لہذا تمام شعبوں میں امانت کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔

(5) **صبر**: صبر ایک عظیم مفہوم رکھتا ہے۔ آج ہم معمولی باتوں سے بگڑ جاتے ہیں۔ اور ماحول کو خراب کر دیتے ہیں۔ صبر کرنے سے بہت سے معاشرتی مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ اور انسان پریشانیوں سے بچ جاتا ہے لہذا اس اخلاقی انحطاط کے زمانہ میں صبر سے کام لیکر ہم اپنے مسائل حل کر سکتے ہیں۔

اقتصادی بحران: اقتصادی بحران کی بے شمار وجوہات ہیں۔ لیکن اس میں اہم وجہ فضول خرچی ہے۔ ہم مغربی تمدن کو دیکھ کر وہی رویہ اختیار کرتے ہیں۔ اپنی تقریبات میں غیر ضروری اخراجات کرتے ہیں۔ بلکہ قرض لیکر بھی خرچ کر دیتے ہیں۔ اور بعد میں ساری زندگی دوسروں کے زیر بار رہتے ہیں۔ یہی حال حکمرانوں کا ہے۔ کہ وہ قومی خزانے کو دونوں ہاتھوں سے لوٹتے ہیں۔ اور فضول خرچی کے نتیجے میں آج ملک دیوالیہ ہونے کے قریب ہے۔ اور کشکول لیکر پوری دنیا سے بھیک مانگ رہے ہیں۔ مانگنا ویسے بری عادت ہے حضرت ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ میں آپ کے پاس اس نیت سے گیا۔ کہ کچھ مانگوں گا۔ لیکن آپ اس وقت وعظ فرما رہے تھے کہ انسان کو مانگنا نہیں چاہیے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اتنا دیا کہ میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ انسان کو قرض سے بچنا چاہیے۔ فرمایا'' **ایاکم والدین هم اللیل وذلة النهار** '' یہ رات کی پریشانی اور دن کی ذلت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارا ملک سونا اگلتی زمین کا مالک ہے۔ لیکن غلط منصوبہ بندی کی بدولت یہ ملک تباہی کے دہانے پر پہنچ چکا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں کو ہنر سکھلائیں۔ اور تعلیم کو عام کریں۔

اس کے بعد پروفیسر نجیب اللہ طارق صاحب نے فرمایا کہ دنیا میں بہت سے کام ہیں لیکن بہترین کام استاد بننا ہے۔ حتی کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ'' **انما بعثت معلما** '' تعلیم دینا بڑا مقدس مشن ہے۔ اور یہ نبوی کام ہے۔ یہ کام دینی مدارس میں بہت عمدہ سلیقے سے ہو رہا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آج سب سے بڑا جہاد یہی ہے پوری دنیا آج ہمارے خلاف متحد ہے۔ لیکن ہم لوگ اس کا دفاع بھی نہیں کر پا رہے۔ لہذا مدارس جو کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد علماء کرام نے دعوت کے کام کو تیز کرنے کے لیے مفید مشورے دیئے۔ جن میں مولانا عبدالرؤف تبسم صاحب اور مولانا

سید عبدالخالق شاہ صاحب بطور خاص شامل ہیں۔

آخر میں شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ حافظ عبدالعزیز علوی نے اختتامی کلمات ارشاد فرمائے۔ انہوں نے کہا قرآن حکیم میں ہے "وجاھدھم بہ جھادا کبیرا" سے مراد تعلیم و تعلم ہے۔ اس عظیم الشان مشن کو جاری رکھنا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اصل جہاد یہی ہے جس میں تسلسل موجود ہے۔ کوئی دور ایسا نہیں جس میں تعلیم و تدریس کا سلسلہ منقطع ہوا ہو۔ جبکہ قتال ضرورت کے مطابق ہے۔ جب ضرورت ہوئی قتال شروع کر دیا اور جب اس کی ضرورت نہ رہی تو یہ سلسلہ منقطع کر دیا گیا لیکن تعلیم ایسی ضرورت ہے جس سے کسی بھی لمحہ انکار ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے تمام شرکاء کو کہا کہ وہ تعلیمی جہاد کو جاری رکھنے میں پوری مدد کریں۔ اور خاص کر چرمہائے قربانی جامعہ کو دیں تاکہ یہ ادارہ پورے اطمینان اور سکون کے ساتھ اپنا مشن جاری رکھ سکے۔ دعا خیر کے ساتھ یہ نشست ختم ہوئی۔ اور تمام شرکاء کو ظہرانہ دیا گیا۔

☆……☆……☆……☆……☆……☆……☆……☆

مولانا مختار احمد عثمانی صاحب کی جامعہ سلفیہ آمد

مرکزی جمعیت اہل حدیث سعودی عرب کے سیکرٹری جنرل مولانا مختار احمد عثمانی صاحب جامعہ سلفیہ فیصل آباد تشریف لائے۔ اس موقعہ پر انہوں نے طلبہ سے خطاب کیا اور کہا کہ دنیا میں انقلاب تعلیم کے ذریعے ہی آ سکتا ہے۔ رسول کریم ﷺ پر پہلی وحی بھی اقراء سے شروع ہوئی۔ آپ نے بھی صحابہ کرام کو حصول علم پر متوجہ کیا اور علم کے ذریعے انقلاب لائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کابل اور دہلی کو فتح کرنے کے نعرے محض جذباتی ہیں۔ امریکہ کو توڑنے اور اس کا مقابلہ کرنے کی باتیں کر کے ہم محض وقت ضائع کرتے ہیں۔ جبکہ عملی طور پر ایسا ممکن نہیں۔ ان قوتوں کو شکست دینے کا ایک ہی راستہ ہے کہ ہم تعلیمی میدان میں کامیابیاں حاصل کریں اور علم کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو فتح کریں۔

انہوں نے امام بخاری رحمہ اللہ کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب وہ بغداد تشریف لائے تو لوگوں کا جمِ غفیر ان کے استقبال کے لیے موجود تھا۔ جو صرف علم کی طاقت کا اعتراف کرنے اور امام صاحب کے احترام میں شہر سے باہر نکل کر یہ ثابت کر رہے تھے کہ علم کے ذریعے ہی انسانوں کو فتح کیا جا سکتا۔ ہے۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور پورے خلوص اور محنت کے ساتھ پڑھیں۔ انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی کانفرنس کا بھی تذکرہ کیا۔ کہ کامیاب اور تاریخی کانفرنس دیکھنے کا موقع ملا۔

ان سے قبل جامعہ سلفیہ کے پرنسپل مولانا یاسین ظفر نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان کی جامعہ آمد پر خوشی کا اظہار کیا اور بتایا کہ مولانا عرصہ دراز سے جدہ میں مقیم ہیں اور دعوت و تبلیغ کے کام میں معروف ہیں۔

اس موقعہ پر مولانا محمد یوسف انور صاحب نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ جامعہ سلفیہ اکابرین کی حسین یادگار ہے۔ اس کے اساتذہ اور طلبہ ہمیشہ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ خصوصاً مرکزی کانفرنسوں میں ان کا کردار ناقابل فراموش ہوتا ہے۔ لاہور کانفرنس کے موقعہ پر آپ حضرات نے جس طرح لوگوں کی خدمت کی، اسے بے حد سراہا گیا۔ بعض حضرات نے کہا کہ جب بھی کھانے کی خواہش ہوئی، کھانا سامنے پایا۔ انہوں نے مولانا مختار احمد عثمانی صاحب کی آمد پر بھی خوشی کا اظہار کیا۔ آخر میں معزز مہمانوں کے اعزاز میں پُر تکلف ظہرانہ دیا گیا۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

دارالسلام نے پیام اقبال البم ریلیز کر دیا
البم 18 شہرہ آفاق نظموں پر مشتمل ہے

کتاب وسنت کی اشاعت اور اسلامی تہذیب واقدار کے عالمی ادارہ ''دارالسلام'' نے شاعر مشرق، مفکر پاکستان علامہ محمد اقبال کے کلام پر مشتمل آڈیو کیسٹ اور سی ڈی پر مشتمل البم ریلیز کر دیا۔ یہ البم دو والیم پر مشتمل ہے جو کہ دارالسلام کے جدید ترین ڈیجیٹل ریکارڈنگ سسٹم پر تیار کیا گیا ہے۔ یہ والیم علامہ محمد اقبال کی 18 نظموں اور غزلوں پر مشتمل ہے۔ جن میں ''ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن' کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی ہے کیا تو نے' چین وعرب ہمارا ہندوستاں ہمارا' خودی کا سرِ نہاں لا الہ الا اللہ' یہ غازی یہ ترے پر اسرار بندے' ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں' یارب دل مسلم کو زندہ تمنا دے' بوڑھے بلوچ کی بیٹے کو نصیحت' لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری جیسی شہری آفاق غزلیں اور نظمیں شامل ہیں۔

البم جعفر طیار کی خوبصورت آواز میں ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اس کی طرز بہت منفرد اور دل موہ لینے والی ہے جو کہ بچوں اور بڑوں کے لیے یکساں طور پر دلچسپی کی حامل اور شائقین اقبال کے لیے خوبصورت تحفہ ہے۔

یہ البم دارالسلام کے ہیڈ آفس 36-لوئر مال روڈ لاہور یا دارالسلام کی کسی بھی برانچ سے حاصل کیا جا سکتا ہے